سورہ نمبر
(۳۸)

# سورۂ ص

## مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ
www.AL ISLAMI.NET

# سُورَةُ صٓ

سُورَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ وَثَمَانُونَ اٰيَةً وَخَمْسُ رُكُوعَاتٍ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سورہ صٓ مکی ہے (اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف) اس میں ۸۸ آیتیں اور ۵ رکوع ہیں

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ۝١ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّ

اس نامور قرآن کی قسم ف۸ بلکہ کافر تکبر اور

شِقَاقٍ ۝٢ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ

خلاف میں ہیں ف۹ ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں کھپائیں ف۱۰ تو اب وہ پکاریں ف۱۱

حِيْنَ مَنَاصٍ ۝٣ وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ۫ وَقَالَ

اور چھوٹنے کا وقت نہ تھا ف۱۲ اور انہیں اس کا اچنبھا ہوا کہ ان کے پاس انہیں میں کا ایک ڈر سنانے والا تشریف لایا ف۱۳ اور

الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝٤ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ

کافر بولے یہ جادوگر ہے بڑا جھوٹا کیا اس نے بہت خداؤں کا ایک خدا کر دیا ف۱۴

اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ۝٥ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا

بے شک یہ عجیب بات ہے اور ان میں کے سردار چلے ف۱۵ کہ اس کے پاس سے چل دو

ف۷ سورہ صٓ اس کا نام سورہ داؤد بھی ہے یہ سورت مکیہ ہے اس میں پانچ رکوع اٹھاسی آیتیں اور سات سو بتیس ۷۳۲ کلمے اور تین ہزار تین سو ستر ۳۰۶۷ حرف ہیں ف۸ جو شرف والا ہے کہ یہ کلام معجز ہے ف۹ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عداوت رکھتے ہیں اس لیے حق کا اعتراف نہیں کرتے ف۱۰ یعنی آپ کی قوم سے پہلے کتنی امتیں ہلاک کر دیں اسی استکبار اور انبیاء کی مخالفت کے باعث ف۱۱ یعنی نزول عذاب کے وقت انھوں نے فریاد کی ف۱۲ کہ خلاص پا سکتے اس وقت کی فریاد بیکار رہی کفار مکہ نے انکے حال سے عبرت حاصل نہ کی ف۱۳ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۱۴

ع ۹ ۵

منزل ۶

**شانِ نزول** جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لائے تو مسلمانوں کو خوشی ہوئی اور کافروں کو نہایت رنج ہوا ولید بن مغیرہ نے قریش کے عمائد اور سربر آوردہ پچیس ۲۵ آدمیوں کو جمع کیا اور انھیں ابو طالب کے پاس لایا اور ان سے کہا کہ تم ہمارے سردار ہو اور بزرگ ہو ہم تمہارے پاس اسلئے آئے ہیں کہ تم ہمارے اور اپنے بھتیجے کے درمیان فیصلہ کر دو انکی جماعت کے چھوٹے درجے کے لوگوں نے جو شورش برپا کر رکھی ہے وہ تم جانتے ہو ابو طالب نے حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلا کر عرض کیا کہ یہ آپکی قوم کے لوگ ہیں اور آپ سے صلح چاہتے ہیں آپ انکی طرف سے یک لخت انحراف نہ کیجیے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مجھ سے کیا چاہتے ہیں انھوں نے کہا کہ ہم اتنا چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں اور ہمارے معبودوں کے ذکر کو چھوڑ دیجیے ہم آپ کے اور آپ کے معبود کی بدگوئی کے درپے نہ ہوں گے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کیا تم ایک کلمہ قبول کر سکتے ہو جس سے عرب و عجم کے مالک و فرمانروا ہو جاؤ ابو جہل نے کہا کہ ایک کیا ہم دس کلمے قبول کر سکتے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اس پر وہ لوگ اٹھ گئے اور کہنے لگے کہ کیا انھوں نے بہت سے خداؤں کا ایک خدا کر دیا اتنی بہت سی مخلوق کیلیے ایک خدا کیسے کافی ہو سکتا ہے ف۱۵ ابو طالب کی مجلس سے آپس میں کہتے

وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۖۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ ۝٦ مَا سَمِعْنَا

اور اپنے خداؤں پر صابر رہو بیشک اس میں اس کا کوئی مطلب ہے یہ تو ہم نے سب سے

بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝٧ ءَاُنْزِلَ

پچھلے دین (نصرانیت) میں بھی نہ سنی ف۱ یہ تو نری نئی گڑھت ہے کیا ان پر

عَلَیْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَیْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ ۚ بَلْ

قرآن اتارا گیا ہم سب میں سے ف۲ بلکہ وہ شک میں ہیں میری کتاب سے ف۳ بلکہ

لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝٨ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِیْزِ

ابھی میری مار نہیں چکھی ہے ف۴ کیا وہ تمہارے رب کی رحمت کے خزانچی ہیں ف۵ وہ عزت والا بہت عطا

الْوَهَّابِ ۝٩ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا ۫ فَـ

فرمانے والا ہے ف۶ کیا ان کے لیے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے

لْیَرْتَقُوْا فِی الْاَسْبَابِ ۝١٠ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ

تو رسیاں لٹکا کر چڑھ نہ جائیں ف۷ یہ ایک ذلیل لشکر ہے انہیں لشکروں میں سے جو وہیں بھگا دیا جائے گا

الْاَحْزَابِ ۝١١ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ عَادٌ وَّ فِرْعَوْنُ ذُو

ف۸ ان سے پہلے جھٹلا چکے ہیں نوح کی قوم ع اور عاد اور چومیخا کرنے والا فرعون

الْاَوْتَادِ ۝١٢ وَ ثَمُوْدُ وَ قَوْمُ لُوْطٍ وَّ اَصْحٰبُ لْـَٔیْكَةِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ

ف۹ اور ثمود اور لوط کی قوم اور بن والے ف۱۰ یہ ہیں

الْاَحْزَابُ ۝١٣ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۝١٤ وَ مَا

وہ گروہ ف۱۱ ان میں کوئی ایسا نہیں جس نے رسولوں کو نہ جھٹلایا ہو تو میرا عذاب لازم ہوا ف۱۲ اور یہ

یَنْظُرُ هٰۤؤُلَآءِ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝١٥ وَ قَالُوْا

راہ نہیں دیکھتے مگر ایک چیخ کی ف۱۳ جسے کوئی پھیر نہیں سکتا اور بولے

رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ یَوْمِ الْحِسَابِ ۝١٦ اِصْبِرْ عَلٰى مَا

اے ہمارے رب ہمارا حصہ ہمیں جلد دے دے حساب کے دن سے پہلے ف۱۴ تم ان کی باتوں پر صبر کرو

یَقُوْلُوْنَ وَ اذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ ۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ۝١٧

اور ہمارے بندے داؤد نعمتوں والے کو یاد کرو ف۱۵ بیشک وہ بڑا رجوع کرنے والا ہے ف۱۶

ف۱ نصرانی بھی تین خداؤں کے قائل تھے یہ تو ایک ہی خدا بتاتے ہیں ف۲ اہل مکہ کو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منصب نبوت پر حسد آیا اور انہوں نے یہ کہا کہ ہم میں صاحب شرف و عزت آدمی موجود تھے ان میں سے کسی پر قرآن نہ اترا خاص حضرت سید انبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی پر اترا ف۳ کہ اس کے لانے والے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں ف۴ اگر میرا عذاب چکھ لیتے تو یہ شک و تکذیب و حسد کچھ بھی باقی نہ رہتا اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کرتے لیکن اس وقت کی تصدیق مفید نہ ہوتی ف۵ اور کیا نبوت کی کنجیاں انکے ہاتھ میں ہیں جسے چاہیں دیں اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اسکی مالکیت کو نہیں جانتے ف۶ حسب اقتضائے حکمت جسے جو چاہے عطا فرمائے اس نے اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبوت عطا فرمائی تو کسی کو اس میں دخل دینے اور چون وچرا کی کیا مجال ف۷ اور ایسا اختیار ہو تو جسے چاہیں وحی کے ساتھ خاص کریں اور عالم کی تدبیر اپنے ہاتھ میں لیں اور جب یہ کچھ نہیں ہے تو امور ربانیہ و تدابیر الٰہیہ میں دخل کیوں دیتے ہیں انہیں اسکا کیا حق ہے کفار کو یہ جواب دینے کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نصرت و مدد کا وعدہ فرمایا ف۸ یعنی ان قریش کی جماعت انہیں لشکروں میں سے ایک ہے جو آپ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کے مقابل گروہ باندھ باندھ کر آیا کرتے تھے اور زیادتیاں کیا کرتے تھے اس سبب ہلاک کر دیے گئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر دی کہ یہی حال ان کا ہے

منزل ٦

انہیں بھی ہزیمت ہوگی چنانچہ بدر میں ایسا واقع ہوا اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین خاطر کے لیے پچھلے انبیاء علیہم السلام اور انکی قوموں کا ذکر فرمایا ف۹ جو کسی پر غصہ کرتا تھا اسے لٹا کر اس کے چاروں ہاتھ پاؤں کھینچ کر چاروں طرف کھونٹوں میں بندھوا دیتا تھا پھر اسکو پٹواتا تھا اور اس پر طرح طرح کی سختیاں کرتا تھا ف۱۰ جو شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم سے تھے ف۱۱ جو انبیاء کے مقابل جتھے باندھ کر آئے مشرکین مکہ انہیں گروہوں میں سے ہیں ف۱۲ یعنی ان گزری ہوئی امتوں نے جب انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کی تو ان پر عذاب لازم ہو گیا تو ان ضعیفوں کا کیا حال ہوگا جب ان پر عذاب اترے گا ف۱۳ یعنی قیامت کے نفخۂ اولیٰ کی جو ان کے عذاب کی میعاد ہے ف۱۴ یہ نضر بن حارث نے بطور تمسخر کہا تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ف۱۵ جنکو عبادت کی بہت قوت دی گئی تھی آپ کا طریقہ تھا کہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار فرماتے اور رات کے پہلے نصف حصہ میں عبادت کرتے اس کے بعد شب کی ایک تہائی آرام فرماتے پھر باقی چھٹا حصہ عبادت میں گزارتے

ف۱۶ اپنے رب کی طرف

ع ۱۴ / ۱ / ۱۰

ع چومیخا سولی، پھانسی

إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ (۱۸) وَ

بیشک ہم نے اس کے ساتھ پہاڑ مسخر فرمادیے کہ تسبیح کرتے ف۱ شام کو اور سورج چمکتے ف۲ اور

الطَّيْرَ مَحْشُورَةً ۖ كُلٌّ لَهُ أَوَّابٌ (۱۹) وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ

پرندے جمع کیے ہوئے ف۳ سب اس کے فرمانبردار تھے ف۴ اور ہم نے اس کی سلطنت کو مضبوط کیا ف۵ اور اسے

الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ (۲۰) وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا

حکمت ف۶ اور قول فیصل دیا ف۷ اور کیا تمہیں ف۸ اس دعوے والوں کی بھی خبر آئی جب وہ دیوار کود کر داؤد کی

الْمِحْرَابَ (۲۱) إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ

مسجد میں آئے ف۹ جب وہ داؤد پر داخل ہوئے تو وہ ان سے گھبرا گیا انہوں نے عرض کی ڈریے نہیں ہم دو فریق ہیں

خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَ

کہ ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے ف۱۰ تو ہم میں سچا فیصلہ فرمادیجے اور خلاف حق نہ کیجے ف۱۱

اهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ (۲۲) إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً

اور ہمیں سیدھی راہ بتائیے بیشک یہ میرا بھائی ہے ف۱۲ اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں

وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ (۲۳) قَالَ

اور میرے پاس ایک دنبی اب یہ کہتا ہے وہ بھی مجھے حوالے کردے اور بات میں مجھ پر زور ڈالتا ہے داؤد نے فرمایا

لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ ۖ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْخُلَطَاءِ

بیشک یہ تجھ پر زیادتی کرتا ہے کہ تیری دنبی اپنی دنبیوں میں ملانے کو مانگتا ہے اور بیشک اکثر ساجھے والے

لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ

ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور وہ بہت تھوڑے ہیں

مَا هُمْ ۗ وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ۩ (۲۴)

ف۱۳ اب داؤد سمجھا کہ ہم نے یہ اس کی جانچ کی تھی ف۱۴ تو اپنے رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑا ف۱۵ اور رجوع

فَغَفَرْنَا لَهُ ذَٰلِكَ ۖ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ (۲۵) يَا دَاوُودُ

لایا تو ہم نے اسے یہ معاف فرمایا اور بیشک اس کے لیے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور اچھا ٹھکانا ہے اے داؤد

إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَ

بیشک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا ف۱۶ تو لوگوں میں سچا حکم کر اور

منزل ٦ — معانقة — سجدة

ف۱ حضرت داؤد علیہ السلام کی تسبیح کے ساتھ ف۲ اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے پہاڑوں کو ایسا مسخر کیا تھا کہ جہاں آپ چاہتے اُنھیں ساتھ لیجاتے (مدارک) ف۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام تسبیح کرتے تو پہاڑ بھی آپ کے ساتھ تسبیح کرتے اور پرندے آپ کے پاس جمع ہو کر تسبیح کرتے ف۴ پہاڑ بھی اور پرندے بھی ف۵ فوج و لشکر کی کثرت عطا فرما کر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ روئے زمین کے بادشاہوں میں حضرت داؤد علیہ السلام کی سلطنت بڑی مضبوط اور قوی سلطنت تھی چھتیس ہزار مرد آپ کے محراب کے پہرے پر مقرر تھے ف۶ یعنی نبوت بعض مفسرین نے حکمت کی تفسیر عدل کی ہے بعض نے کتاب اللہ کا علم بعض نے فقہ بعض نے سنت (جمل) ف۷ قول فیصل سے علم قضا مراد ہے جو حق و باطل میں فرق و تمیز کردے ف۸ اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۹ یہ آنے والے بقول مشہور ملائکہ تھے جو حضرت داؤد علیہ السلام کی آزمائش کے لیے آئے تھے ف۱۰ ان کا یہ قول ایک مسئلہ کی فرضی شکل پیش کر کے جواب حاصل کرنا تھا اور کسی مسئلہ کے متعلق حکم معلوم کرنے کیلیے فرضی صورتیں مقرر کر لی جاتی ہیں اور معین اشخاص کی طرف ان کی نسبت کر دی جاتی ہے تاکہ مسئلہ کا بیان بہت واضح طریقہ پر ہو اور ابہام باقی نہ رہے یہاں جو صورت مسئلہ ان فرشتوں نے پیش کی اس سے مقصود حضرت داؤد علیہ السلام کو توجہ دلانا تھی اس امر کی طرف جو انھیں پیش آیا تھا اور وہ یہ تھا کہ آپ کی ننانوے بیبیاں تھیں اس کے بعد آپ نے ایک اور عورت کو پیام دیدیا جس کو ایک مسلمان پہلے سے پیام دے چکا تھا لیکن آپ کا پیام پہونچنے کے بعد عورت کے اعزّہ و اقارب دوسرے کی طرف التفات کرنے والے کب تھے آپ کے لیے راضی ہو گئے اور آپ سے نکاح ہو گیا ایک قول یہ بھی ہے کہ اس مسلمان کے ساتھ نکاح ہو چکا تھا آپ نے اس مسلمان سے اپنی رغبت کا اظہار کیا اور چاہا کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دیدے وہ آپ کے لحاظ سے منع نہ کر سکا اور اس نے طلاق دیدی آپ کا نکاح ہو گیا اور اس زمانہ میں ایسا معمول تھا کہ اگر کسی شخص کو کسی کی عورت کی طرف رغبت ہوتی تو اس سے استدعا کر کے طلاق دلوا لیتا اور بعد عدت نکاح کر لیتا یہ بات نہ تو شرعاً ناجائز ہے نہ اس زمانہ کے رسم و عادت کے خلاف لیکن شان انبیاء بہت ارفع و اعلیٰ ہوتی ہے اس لیے یہ آپ کے منصب عالی کے لائق نہ تھا تو مرضی الٰہی یہ ہوئی کہ آپ کو اس پر آگاہ کیا جائے اور اس کا سبب یہ پیدا کیا کہ ملائکہ مدعی اور مدعا علیہ کی شکل میں آپ کے سامنے پیش ہوئے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ اگر بزرگوں سے کوئی لغزش صادر ہو اور کوئی امر خلاف شان واقع ہو جائے تو ادب یہ ہے کہ معترضانہ زبان نہ کھولی جائے بلکہ اس واقعہ کی مثل ایک واقعہ متصور کر کے اس کی نسبت سائلانہ و مستفتیانہ و مستفیدانہ سوال کیا جائے اور ان کی عظمت و احترام کا لحاظ رکھا جائے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل مالک و مولیٰ اپنے انبیاء کی ایسی عزت فرماتا ہے کہ ان کو کسی بات پر آگاہ کرنے کے لیے ملائکہ کو اس طریق ادب کے ساتھ حاضر ہونے کا حکم دیتا ہے ف۱۱ جس کی غلطی ہو بے رو رعایت فرما دیجیے ف۱۲ یعنی دینی بھائی ف۱۳ حضرت داؤد علیہ السلام کی یہ گفتگو سن کر فرشتوں میں سے ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور تبسم کر کے وہ آسمان کی طرف روانہ ہو گئے ف۱۴ اور دنبی ایک کنایہ تھا جس سے عورت مراد تھی کیونکہ ننانوے عورتیں آپ کے پاس ہوتے ہوئے ایک اور عورت کی آپ نے خواہش کی تھی اس لیے دنبی کے پیرایہ میں سوال کیا گیا جب آپ نے یہ سمجھا ف۱۵ **مسئلہ** اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں رکوع کرنا سجدہ تلاوت کے قائم مقام ہو جاتا ہے جبکہ نیت کی جائے۔ ف۱۶ خلق کی تدبیر پر آپ کو مامور کیا اور آپ کا حکم ان میں نافذ فرمایا۔

لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ

خواہش کے پیچھے نہ جانا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دے گی بیشک وہ جو

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ٢٦ ع

اللہ کی راہ سے بہکتے ہیں اُنکے لیے سخت عذاب ہے اس پر کہ وہ حساب کے دن کو بھول بیٹھے ف١

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ

اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ انکے درمیان ہے بیکار نہ بنائے یہ

ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ٢٧ ؕ

کافروں کا گمان ہے ف٢ تو کافروں کی خرابی ہے آگ سے

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي

کیا ہم اُنھیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اُن جیسا کردیں جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں

الْاَرْضِ ۫ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ٢٨ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ

یا ہم پرہیزگاروں کو شریر بے حکموں کے برابر ٹھہرا دیں ف٣ یہ ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمھاری طرف اُتاری

مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ٢٩ وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ

ف٤ برکت والی تاکہ اس کی آیتوں کو سوچیں اور عقلمند نصیحت مانیں اور ہم نے داؤد کو ف٥

سُلَيْمٰنَ ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ٣٠ ؕ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ

سلیمان عطا فرمایا کیا اچھا بندہ بیشک وہ بہت رجوع لانے والا ف٦ جبکہ اس پر پیش کیے گئے تیسرے پہر کو ف٧ کہ روکیے تو تین پاؤں پر کھڑے ہوں

الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ٣١ ۙ فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ

چوتھے سُم کا کنارہ زمین پر لگائے ہوئے اور چلائیے تو ہوا ہو جائیں ف٨ تو سلیمان نے کہا مجھے ان گھوڑوں کی محبت پسند آئی ہے اپنے رب کی یاد کے لیے

رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ٣٢ ۫ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ؕ فَطَفِقَ مَسْحًا

ف٩ پھر اُنھیں چلانے کا حکم دیا یہانتک کہ نگاہ سے پردے میں چھپ گئے ف١٠ پھر حکم دیا کہ اُنھیں میرے پاس واپس لاؤ تو اُن کی

بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ٣٣ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ

پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگا ف١١ اور بیشک ہم نے سلیمان کو جانچا ف١٢ اور اسکے تخت پر ایک بیجان بدن ڈال دیا

جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ٣٤ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ

ف١٣ پھر رجوع لایا ف١٤ عرض کی اے میرے رب مجھے بخشدے اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد

ف١ اور اسی وجہ سے ایمان سے محروم رہے اگر اُنھیں روزِ حساب کا یقین ہوتا تو دنیا ہی میں ایمان لے آتے ف٢ اگرچہ وہ صراحۃً یہ نہ کہیں کہ آسمان و زمین اور تمام دنیا بیکار پیدا کی گئی لیکن جبکہ بعث و جزا کے منکر ہیں تو نتیجہ یہی ہے کہ عالم کی ایجاد کو عبث اور بے فائدہ مانیں ف٣ یہ بات بالکل حکمت کے خلاف ہے، اور جو شخص جزا کا قائل نہیں وہ ضرور مفسد و مصلح اور فاجر و متقی کو برابر قرار دیگا اور ان میں فرق نہ کریگا کفار اس جہل میں گرفتار ہیں **شانِ نزول** کفار قریش نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ آخرت میں جو نعمتیں تمھیں ملیں گی وہی ہمیں بھی ملیں گی اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ نیک و بد مومن و کافر کو برابر کر دینا مقتضائے حکمت نہیں کفار کا خیال باطل ہے ف٤ یعنی قرآن شریف ف٥ فرزند ارجمند ف٦ اللہ تعالیٰ کی طرف اور تمام اوقات تسبیح و ذکر میں مشغول رہنے والا ف٧ بعد ظہر ایسے گھوڑے ف٨ یہ ہزار گھوڑے تھے جو جہاد کے لیے حضرت سلیمان علیہ السلام کے ملاحظہ میں بعد ظہر پیش کیے گئے ف٩ یعنی میں اُن سے رضائے الٰہی اور تقویت و تائید دین کے لیے محبت کرتا ہوں میری محبت اُنکے ساتھ دنیوی غرض سے نہیں ہے (تفسیر کبیر) ف١٠ یعنی نظر سے غائب ہو گئے ف١١ اور اس ہاتھ پھیرنے کے چند باعث تھے ایک تو گھوڑوں کے عزت و شرف کا اظہار کہ وہ دشمن کے مقابلہ میں بہترین معین ہیں دوسرے امورِ سلطنت کی خود نگرانی فرمانا کہ تمام عمّال مستعد رہیں سوم یہ کہ آپ گھوڑوں کے احوال اور انکے امراض و عیوب کے اعلیٰ ماہر تھے انپر ہاتھ پھیر کر انکی حالت کا امتحان فرماتے تھے بعض مفسرین نے ان آیات کی تفسیر میں بہت سے واہی اقوال لکھدیے ہیں جنکی صحت پر کوئی دلیل نہیں اور وہ محض حکایات ہیں جو دلائل قویہ کے سامنے کسی طرح قابلِ قبول نہیں اور یہ تفسیر جو ذکر کی گئی یہ عبارت قرآن سے بالکل مطابق ہے والحمد للہ (تفسیر کبیر) ف١٢ بخاری و مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ میں آج رات میں اپنی نوے بیبیوں پر دورہ کروں گا ہر ایک حاملہ ہوگی اور ہر ایک سے راہِ خدا میں جہاد کرنے والا سوار پیدا ہوگا مگر یہ فرماتے وقت زبان مبارک سے انشاء اللہ نہ فرمایا (غالباً حضرت کسی ایسے شغل میں تھے کہ اسکا خیال نہ رہا) تو کوئی بھی عورت حاملہ نہ ہوئی سوائے ایک کے اور اس کے بھی ناقص الخلقت بچہ پیدا ہوا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حضرت سلیمان علیہ السلام نے انشاء اللہ فرمایا ہوتا تو اُن سب عورتوں کے لڑکے ہی پیدا ہوتے اور وہ راہِ خدا میں جہاد کرتے (بخاری پارہ تیرہ کتاب الانبیاء) ف١٣ یعنی غیر تام الخلقت بچہ ف١٤ اللہ تعالیٰ کی طرف استغفار کرکے انشاء اللہ کہنے کی بھول پر اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں

ع ١٢ / ١١

منزل ٦

لِأَحَدٍ مِّنۢ بَعْدِيٓ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْوَهَّابُ ﴿٣٥﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ ٱلرِّيحَ تَجْرِي
کسی کو لائق نہ ہو ف۱ بیشک تو ہی ہے بڑی دین والا تو ہم نے ہوا اُس کے بس میں کر دی

بِأَمْرِهِۦ رُخَآءً حَيْثُ أَصَابَ ﴿٣٦﴾ وَٱلشَّيَٰطِينَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَغَوَّاصٍ ﴿٣٧﴾
کہ اُسکے حکم سے نرم نرم چلتی ف۲ جہاں وہ چاہتا اور دیو بس میں کر دیے ہر معمار ف۳ اور غوطہ خور ف۴

وَءَاخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي ٱلْأَصْفَادِ ﴿٣٨﴾ هَٰذَا عَطَآؤُنَا فَٱمْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ
اور دوسرے اور بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ف۵ یہ ہماری عطا ہے اب تو چاہے تو احسان کر ف۶ یا روک رکھ

بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٩﴾ وَإِنَّ لَهُۥ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَـَٔابٍ ﴿٤٠﴾ وَٱذْكُرْ
ف۷ تجھ پر کچھ حساب نہیں اور بیشک اسکے لیے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور اچھا ٹھکانا ہے اور یاد کرو

عَبْدَنَآ أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُۥٓ أَنِّي مَسَّنِيَ ٱلشَّيْطَٰنُ بِنُصْبٍ وَ
ہمارے بندہ ایوب کو جب اُس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے تکلیف اور ایذا لگا دی ف۸

عَذَابٍ ﴿٤١﴾ ٱرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۖ هَٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ﴿٤٢﴾ وَوَهَبْنَا
ہم نے فرمایا زمین پر اپنا پاؤں مار ف۹ یہ ہے ٹھنڈا چشمہ نہانے اور پینے کو ف۱۰ اور ہم نے اُسے

لَهُۥٓ أَهْلَهُۥ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿٤٣﴾
اُسکے گھر والے اور اُنکے برابر اور عطا فرما دیے اپنی رحمت کرنے ف۱۱ اور عقلمندوں کی نصیحت کو

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَٱضْرِب بِّهِۦ وَلَا تَحْنَثْ ۗ إِنَّا وَجَدْنَٰهُ صَابِرًا ۚ
اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لیکر اُس سے مار دے ف۱۲ اور قسم نہ توڑ بیشک ہم نے اُسے صابر پایا

نِّعْمَ ٱلْعَبْدُ ۖ إِنَّهُۥٓ أَوَّابٌ ﴿٤٤﴾ وَٱذْكُرْ عَبْدَنَآ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْحَٰقَ وَ
کیا اچھا بندہ ف۱۳ بیشک وہ بہت رجوع لانیوالا ہے اور یاد کرو ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور

يَعْقُوبَ أُو۟لِي ٱلْأَيْدِي وَٱلْأَبْصَٰرِ ﴿٤٥﴾ إِنَّآ أَخْلَصْنَٰهُم بِخَالِصَةٍ
یعقوب قدرت اور علم والوں کو ف۱۴ بیشک ہم نے اُنہیں ایک کھری بات سے امتیاز بخشا

ذِكْرَى ٱلدَّارِ ﴿٤٦﴾ وَإِنَّهُمْ عِندَنَا لَمِنَ ٱلْمُصْطَفَيْنَ ٱلْأَخْيَارِ ﴿٤٧﴾
کہ وہ اس گھر کی یاد ہے ف۱۵ اور بے شک وہ ہمارے نزدیک چنے ہوئے پسندیدہ ہیں

وَٱذْكُرْ إِسْمَٰعِيلَ وَٱلْيَسَعَ وَذَا ٱلْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِّنَ ٱلْأَخْيَارِ ﴿٤٨﴾
اور یاد کرو اسمٰعیل اور یسع اور ذوالکفل کو ف۱۶ اور سب اچھے ہیں

ع ٣ ١٤ ١٢

وقف

منزل ٦

ف۱ اس سے یہ مقصود تھا کہ ایسا ملک آپ کے لیے معجزہ ہو
ف۲ فرمانبردارانہ طریقہ پر
ف۳ جو آپ کے حکم سے حسب مرضی عجیب و غریب عمارتیں تعمیر کرتا
ف۴ جو آپ کے لیے سمندر سے موتی نکالتا دنیا میں سب سے پہلے سمندر سے موتی نکلوانے والے آپ ہی ہیں
ف۵ سرکش شیطان بھی آپ کے مسخر کر دیے گئے جنکو آپ تادیب اور فساد سے روکنے کے لیے بیڑیوں اور زنجیروں میں جکڑوا کر قید کرتے تھے
ف۶ جس پر چاہے
ف۷ جس کسی سے چاہے یعنی آپکو دینے اور نہ دینے کا اختیار دیا گیا جیسی مرضی ہو کریں
ف۸ جسم اور مال میں اس سے آپ کا مرض اور اسکے شدائد مراد ہیں واس واقعہ کا مفصل بیان سورہ انبیاء کے رکوع چھ میں گزر چکا ہے
ف۹ چنانچہ آپنے زمین میں پاؤں مارا اور اس سے آب شیریں کا ایک چشمہ ظاہر ہوا اور آپ سے کہا گیا
ف۱۰ چنانچہ آپ نے اُس سے پیا اور غسل کیا اور تمام ظاہری و باطنی مرض اور تکلیفیں دفع ہو گئیں
ف۱۱ چنانچہ مروی ہے کہ جو اولاد آپ کی مر چکی تھی اللہ تعالیٰ نے اسکو زندہ کیا اور اپنے فضل و رحمت سے اتنے ہی اور عطا فرمائے
ف۱۲ اپنی بی بی کو جسکو سو ضربیں مارنے کی قسم کھائی تھی دیر سے حاضر ہونے کے باعث
ف۱۳ یعنی ایوب علیہ السلام
ف۱۴ جنہیں اللہ تعالیٰ نے حکمت علمیہ و عملیہ عطا فرمائیں اور اپنی معرفت اور طاعات پر قوت عطا فرمائی
ف۱۵ یعنی دار آخرت کی کہ وہ لوگوں کو اسی کی یاد دلاتے ہیں اور کثرت سے اُسکا ذکر کرتے ہیں محبت دنیا نے اُنکے قلوب میں جگہ نہیں پائی۔
ف۱۶ یعنی اُنکے فضائل اور اُنکے صبر کو تاکہ ان کی پاک خصلتوں سے لوگ نیکیوں کا ذوق و شوق حاصل کریں اور ذوالکفل کی نبوت میں اختلاف ہے۔

هٰذَا ذِكْرٌ ۚ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ﴿٤٩﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً

یہ نصیحت ہے اور بیشک ف۱ پرہیزگاروں کا ٹھکانا بھلا بسنے کے باغ انکے ہے سب دروازے

لَّهُمُ الْأَبْوَابُ ﴿٥٠﴾ مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ

کھلے ہوئے اُن میں تکیہ لگائے ف۲ اُن میں بہت سے میوے اور شراب

وَشَرَابٍ ﴿٥١﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ ﴿٥٢﴾ هٰذَا مَا تُوعَدُونَ

مانگتے ہیں اور اُنکے پاس وہ بیبیاں ہیں کہ اپنے شوہر کے سوا اور کی طرف آنکھ نہیں اُٹھاتیں ایک عمر کی ف۳ یہ ہے وہ جسکا

لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٥٣﴾ إِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِنْ نَّفَادٍ ﴿٥٤﴾ هٰذَا ۚ وَإِنَّ

تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے حساب کے دن بیشک یہ ہمارا رزق ہے کہ کبھی ختم نہ ہوگا ف۴ انکو تو یہ ہے ف۵ اور بیشک

لِلطّٰغِينَ لَشَرَّ مَآبٍ ﴿٥٥﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٥٦﴾

سرکشوں کا بُرا ٹھکانا جہنم کہ اس میں جائیں گے تو کیا ہی بُرا بچھونا ف۶

هٰذَا ۙ فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿٥٧﴾ وَّآخَرُ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ ﴿٥٨﴾

انکو یہ ہے تو اُسے چکھیں کھولتا پانی اور پیپ ف۷ اور اسی شکل کے اور جوڑے ف۸

هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ۚ إِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿٥٩﴾ قَالُوا

اُن سے کہا جائیگا یہ ایک اور فوج تمہارے ساتھ دھنسی پڑتی ہے جو تمہاری تھی ف۹ وہ کہیں گے انکو کھلی جگہ نہ ملیو آگ میں تو انکو جانا ہی ہے وہاں بھی تنگ جگہ رہیں

بَلْ أَنْتُمْ ۖ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۖ أَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٦٠﴾

تابع بولے بلکہ تمہیں کھلی جگہ نہ ملیو یہ مصیبت تم ہمارے آگے لائے ف۱۰ تو کیا ہی بُرا ٹھکانا ف۱۱

قَالُوا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿٦١﴾ وَ

وہ بولے اے ہمارے رب جو یہ مصیبت ہمارے آگے لایا اُسے آگ میں دونا عذاب بڑھا دے

قَالُوا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْأَشْرَارِ ﴿٦٢﴾

ف۱۲ بولے ہمیں کیا ہوا ہم ان مردوں کو نہیں دیکھتے جنہیں بُرا سمجھتے تھے ف۱۳

أَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْأَبْصَارُ ﴿٦٣﴾ إِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ

کیا ہم نے اُنہیں ہنسی بنا لیا ف۱۴ یا آنکھیں انکی طرف سے پھر گئیں ف۱۵ بیشک یہ ضرور حق ہے

تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ ﴿٦٤﴾ قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ إِلٰهٍ إِلَّا اللّٰهُ

دوزخیوں کا باہم جھگڑا تم فرماؤ ف۱۶ میں ڈر سنانے والا ہی ہوں ف۱۷ اور معبود کوئی نہیں مگر ایک اللہ

ع ۴ / ۲۴ — ۱۴

الثلثة

منزل ۶

ف۱ آخرت میں

ف۲ مرصع تختوں پر

ف۳ یعنی سب سن میں برابر ایسے ہی حسن و جوانی میں آپس میں محبت رکھنے والی نہ ایک کو دوسرے سے بغض نہ رشک نہ حسد

ف۴ ہمیشہ باقی رہے گا وہاں جو چیز لی جائے گی اور خرچ کیجائے گی وہ اپنی جگہ ویسی ہی ہو جائے گی دنیا کی چیزوں کی طرح فنا اور نیست و نابود نہ ہوگی

ف۵ یعنی ایمان والوں کو

ف۶ بھڑکنے والی آگ کہ وہی فرش ہوگی

ف۷ جو جہنمیوں کے جسموں اور انکے سڑے ہوئے زخموں اور نجاست کے مقاموں سے بہے گی جلتی بدبودار

ف۸ قسم قسم کے عذاب

ف۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب کافروں کے سردار جہنم میں داخل ہونگے اور انکے پیچھے پیچھے ان کی اتباع کرنے والے تو جہنم کے خازن ان سرداروں سے کہیں گے یہ تمہارے متبعین کی فوج ہے جو تمہاری طرح تمہارے ساتھ جہنم میں دھنسی پڑتی ہے

ف۱۰ کہ تم نے پہلے کفر اختیار کیا اور ہمیں اس راہ پر چلایا

ف۱۱ یعنی جہنم نہایت ہی بُرا ٹھکانا ہے

ف۱۲ کفار کے عمائد اور سردار

ف۱۳ یعنی غریب مسلمانوں کو اور اُنہیں وہ اپنے دین کا مخالف ہونے کے باعث شریر کہتے تھے اور غریب ہونے کی وجہ سے حقیر سمجھتے تھے جب کفار جہنم میں اُنہیں نہ دیکھیں گے تو کہیں گے وہ ہمیں کیوں نظر نہیں آتے

ف۱۴ اور درحقیقت وہ ایسے نہ تھے دوزخ میں آئے ہی نہیں ہمارا انکے ساتھ استہزاء کرنا اور ان کی ہنسی بنانا باطل تھا

ف۱۵ اس لیے وہ ہمیں نظر نہ آئے یا یہ معنی ہیں کہ انکی طرف سے آنکھیں پھر گئیں اور دنیا میں ہم اُنکے مرتبے اور بزرگی کو نہ دیکھ سکے

ف۱۶ اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکّے کے کفار سے

ف۱۷ تمہیں عذاب الٰہی کا خوف دلاتا ہوں

ف۱ یعنی قرآن یا قیامت یا میرا رسول منذر ہونا یا اللہ تعالیٰ کا واحد لاشریک لہ ہونا ف۲ کہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے اور قرآن پاک اور میرے دین کو نہیں مانتے ف۳ یعنی فرشتے حضرت آدم علیہ السلام کے باب میں یہ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحت نبوت کی ایک دلیل ہے مدعا یہ ہے کہ عالم بالا میں فرشتوں کا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باب میں سوال و جواب کرنا مجھے کیا معلوم ہوتا اگر میں نبی نہ ہوتا اسکی خبر دینا میری نبوت اور میرے پاس وحی آنے کی دلیل ہے ف۴ دارمی اور ترمذی کی حدیثوں میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے بہترین حال میں اپنے رب عزوجل کے دیدار سے مشرف ہوا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ واقعہ خواب کا ہے) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حضرت رب العزت عزوعلا و تبارک و تعالیٰ نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) عالم بالا کے ملائکہ کس بحث میں ہیں میں نے عرض کیا یارب تو ہی داناہے حضور نے فرمایا پھر رب العزت نے اپنا دست رحمت و کرم میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا اور میں نے اسکے فیض کا اثر اپنے قلب مبارک میں پایا تو آسمان و زمین کی تمام چیزیں میرے علم میں آگئیں پھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا یا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کیا تم جانتے ہو کہ عالم بالا کے ملائکہ کس امر میں بحث کر رہے ہیں میں نے عرض کیا ہاں اے رب میں جانتا ہوں وہ کفارات میں بحث کر رہے ہیں اور کفارات یہ ہیں نماز کے بعد مسجد میں ٹھہرنا اور پیادہ پا جماعتوں کے لیے جانا اور جس وقت سردی وغیرہ کے باعث پانی کا استعمال ناگوار ہو اسوقت اچھی طرح وضو کرنا جس نے یہ کیا اس کی زندگی بھی بہتر موت بھی بہتر اور گناہوں سے ایسا پاک صاف نکلے گا جیسا اپنی ولادت کے دن تھا اور فرمایا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نماز کے بعد یہ دعا کیا کرو اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِیْنِ وَاِذَا اَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْكَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ بعض روایتوں میں یہ ہے کہ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ہر چیز روشن ہو گئی اور میں نے پہچان لی اور ایک روایت میں ہے کہ جو کچھ مشرق و مغرب میں ہے سب میں نے جان لیا امام علامہ علاء الدین علی بن محمد ابن ابراہیم بغدادی معروف بخازن اپنی تفسیر میں اس کے معنی یہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سینہ مبارک کھول دیا اور قلب شریف کو منور کر دیا اور جو کوئی نہ جانے اس سب کی معرفت آپ کو عطا کر دی تا آنکہ آپ نے نعمت و معرفت کی سردی اپنے قلب مبارک میں پائی اور جب قلب شریف منور ہو گیا اور سینہ پاک کھل گیا تو جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے باعلام الٰہی جان لیا

**منزل ٦**

الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٦٥﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا الْعَزِیْزُ

سب پر غالب — مالک آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ اُنکے درمیان ہے صاحب عزت

الْغَفَّارُ ﴿٦٦﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِیْمٌ ﴿٦٧﴾ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿٦٨﴾ مَا

بڑا بخشنے والا — تم فرماؤ وہ ف۱ بڑی خبر ہے — تم اُس سے غفلت میں ہو ف۲ مجھے

كَانَ لِیَ مِنْ عِلْمٍۭ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰۤى اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ ﴿٦٩﴾ اِنْ یُّوْحٰۤى اِلَیَّ

عالم بالا کی کیا خبر تھی — جب وہ جھگڑتے تھے ف۳ مجھے تو یہی وحی ہوتی ہے کہ میں

اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿٧٠﴾ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ

نہیں مگر روشن ڈر سنانے والا ف۴ — جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں مٹی سے

بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ ﴿٧١﴾ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا

انسان بناؤں گا ف۵ — پھر جب میں اُسے ٹھیک بنالوں ف۶ اور اس میں اپنی طرف کی روح پھونکوں ف۷ تو تم

لَهٗ سٰجِدِیْنَ ﴿٧٢﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿٧٣﴾ اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ

اسکے لیے سجدے میں گرنا — تو سب فرشتوں نے سجدہ کیا ایک ایک نے کہ کوئی باقی نہ رہا — مگر ابلیس نے ف۸

اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿٧٤﴾ قَالَ یٰۤاِبْلِیْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ

اس نے غرور کیا اور وہ تھا ہی کافروں میں ف۹ — فرمایا اے ابلیس تجھے کس چیز نے روکا کہ تو اُس کے لیے

تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ ﴿٧٥﴾

سجدہ کرے جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا — کیا تجھے غرور آگیا — یا تو تھا ہی مغروروں میں ف۱۰

قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ﴿٧٦﴾

بولا میں اس سے بہتر ہوں ف۱۱ — تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اُسے مٹی سے پیدا کیا

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ ﴿٧٧﴾ وَّاِنَّ عَلَیْكَ لَعْنَتِیْۤ

فرمایا تو جنت سے نکل جا — کہ تو راندا گیا ف۱۲ — اور بیشک تجھ پر میری لعنت ہے

اِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿٧٨﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿٧٩﴾

قیامت تک ف۱۳ — بولا اے میرے رب ایسا ہے تو مجھے مہلت دے اس دن تک — کہ اُٹھائے جائیں ف۱۴

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ﴿٨٠﴾ اِلٰى یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿٨١﴾

فرمایا تو تو مہلت والوں میں ہے — اس جانے ہوئے وقت کے دن تک ف۱۵

ف۵ یعنی (حضرت) آدم کو پیدا کروں گا
ف۶ یعنی اس کی پیدائش تمام کر دوں
ف۷ اور اس کو زندگی عطا کر دوں
ف۸ سجدہ نہ کیا
ف۹ یعنی علم الٰہی میں
ف۱۰ یعنی اس قوم میں سے جن کا شیوہ ہی تکبر ہے
ف۱۱ اس سے اسکی مراد یہ تھی کہ اگر آدم آگ سے پیدا کیے جاتے اور میرے برابر بھی ہوتے جب بھی میں انھیں سجدہ نہ کرتا چہ جائیکہ ان سے بہتر ہو کر انھیں سجدہ کروں
ف۱۲ اپنی سرکشی و نافرمانی و تکبر کے باعث پھر اللہ تعالیٰ نے اُسکی صورت بدل دی وہ پہلے حسین تھا بد شکل روسیاہ کر دیا گیا اور اس کی نورانیت سلب کر دی گئی ف۱۳ اور قیامت کے بعد لعنت بھی اور طرح طرح کے عذاب بھی ف۱۴ آدم علیہ السلام اور انکی ذریت ہونے کے بعد جزا کے لیے اور اس سے اسکی مراد یہ تھی کہ وہ انسانوں کو گمراہ کرنے کے لیے فراغت پائے اور اُن سے اپنا بغض خوب نکالے اور موت سے بالکل بچ جائے کیونکہ اُٹھنے کے بعد موت نہیں ہے۔
ف۱۵ یعنی نفخہ اولیٰ تک جسکو خلق کی فنا کے لیے معین فرمایا گیا۔

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٢﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ

بولا تیری عزت کی قسم ضرور میں ان سب کو گمراہ کردونگا مگر جو ان میں تیرے

الْمُخْلَصِينَ ﴿٨٣﴾ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ﴿٨٤﴾ لَأَمْلَأَنَّ

چنے ہوئے بندے ہیں فرمایا تو سچ یہ ہے اور میں سچ ہی فرماتا ہوں بیشک میں ضرور

جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٥﴾ قُلْ

جہنم بھر دونگا تجھ سے ف۱ اور ان میں سے ف۲ جتنے تیری پیروی کرینگے سب سے تم فرماؤ

مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ﴿٨٦﴾ إِنْ هُوَ

میں اس قرآن پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا اور میں بناوٹ والوں میں نہیں وہ تو نہیں

إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعٰلَمِينَ ﴿٨٧﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ﴿٨٨﴾ ع ٥ ٢٤ ١٤

مگر نصیحت سارے جہان کے لیے اور ضرور ایک وقت کے بعد تم اس کی خبر جانوگے ف۳

ف۱ مع تیری ذریت کے
ف۲ یعنی انسانوں میں سے
ف۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ موت کے بعد اور ایک قول یہ ہے کہ قیامت کے روز